السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکیلا شخص صف کے پیچھے نماز نہ پڑھے بلکہ صف میں کسی کو کھینچ کراپنے ساتھ ملالے اس مسئلہ کے متعلق حدیث کا کیا حکم ہے کہ اگر کوئی شخص بغرض جماعت مسجد میں آئے اور پہلی صف مکمل ہو چکی ہو تو وہ کیا کرے ؟ اکیلا کھڑا ہو جائے یا پہلی صف میں سے کسی کو کھینچ کراپنے ساتھ ملالے ؟ ان دونوں امور میں سے کون سا فعل افضل ہے ؟ اگر اکیلا کھڑا ہو جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو کیا نماز درست ہو جائے گی ؟ نیز اگر کسی کو کھینچے تو درمیان میں سے کھینچے یا ایک طرف سے ؟ مدلل بیان فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعد حمد وصلوۃ صورت مسئولہ میں واضح دلائل ہو کہ اگر کوئی شخص مصلی بعد اتمام صف صلوۃ مسجد میں آیا اور صف میں اس نے کوئی جگہ نہیں پائی تو وہ اکیلا صف کے پیچھے نماز نہ پڑھے بلکہ کسی شخص کو اطراف صف سے کھینچ کراپنے ساتھ ملالے ۔

بہ حدیث علی بن شیبان مرفوعاً   ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یصلی خلف الصف فوقف حتی انصرف الرجل فقال لہ استقبل صلوتک فلا صلوۃ لمنفرد خلف الصف اسنادہ حسن (کذافی تحفۃ الاحوذی ج ا ص ۱۹۴) یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے پس ٹھہرے آپؐ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی نماز پڑھ لی ۔ پس فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو اپنی نماز نئے سرے پڑھ کیوں کہ منفرد کی نماز صف کے پیچھے نہیں ہوتی ۔

اس حدیث کی اسناد حسن ہے اور اس حدیث کی تائید حدیث طلق سے بھی ہوتی ہے جس کو مرفوعاً ابن حبانؒ نے روایت کیا ہے ۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ۔ لا صلوۃ لمنفرد خلف الصف (کذافی النیل) اب رہا یہ سوال کہ اب وہ اس وعید سے بچنے کے لیے کیا کرے ؟ سو دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اطراف صف میں سے کسی شخص کو کھینچ کراپنے ساتھ ملالے ۔ چنانچہ مراسیل ابو داؤد میں ایک مرفوع حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں : ان جاء رجل فلم یجد احدا فلیختلج الیہ رجلا من الصف فلیقم معہ فما اعظ اجرا لمختلج الحدیث ایسے ایک روایت بیہقی و طبرانی اوسط میں مرفوع آئی ہے : انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل صلی خلف الصف ایہا المصلی ہلا دخلت فی الصف اوجررت رجلا من الصف اعد صلاتک الحدیث ولکن فیہ راو ضعیف کذافی تحفۃ الاحوذی ص ۱۹۵ ج ا

اس حدیث کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعد اتمام صف کے آئے تو وہ صف میں سے کسی شخص کو کھینچ کراپنے ساتھ ملالے کیوں کہ منفرد شخص کی نماز نہیں ہوتی ۔

باقی رہا یہ امر کہ اگر کسی شخص کو صف سے کھینچا جائے گا تو قطع صف لازم آئے گا اور یہ منع ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ صورت اس سے خاص ہے مامن عام الاخص منہ البعض مشہور قاعدہ پھر مقتدی اپنی صف کو ملالیں ایسی حرکت نماز میں درست ہے ، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں حضرت ابن عباسؓ کو اپنی بائیں جانب سے پکڑ کر اپنی دڑاہنی جانب کر لیا اور نماز خوف میں بھی ضرورت کی بنا پر صفیں متاخر متقدم ہوتی ہیں ، یہ صورتیں قطع صف سے مستثنیٰ ہیں ۔ نیز ایک صحابی ابی بن کعبؓ نے ایک رجل غیر ذوی الاحلام کو صف سے کھینچ کر پیچھے کر دیا اور آپ اس کی جگہ پر کھڑا ہو گیا ۔ (نسائی ص ۱۳۰ ج ا)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ کسی ضرورت سے صف میں سے کسی شخص کو کھینچ لینا درست ہے ، قطع صف ضرورت کی بنا پر جائز ہے ۔ پس اگر کسی مسلمان کی نماز کسی کو کھینچ کر درست ہو جائے ایسی قطع صف سے جس کا پھر وصل ہو سکتا ہے ۔ بطور خیر خواہی مومن کے درست اور جائز ہے ۔ ہذا ما عندی من الجواب واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 3 ص 76-78

محدث فتویٰ